Teaching of Urdu
B.Ed (Hons)Secondary
Semester V

Instructor
Mrs.Rakhshanda Naeem
Department of Education P&D
LCWU, Lahore

باب نمبر 6 تدریسِ نظم

"شاعری چنیدہ الفاظ کا وہ مجموعہ ہے جس کے عناصر ترکیبی میں آہنگ، تخیل اور جذبات و احساسات شامل ہیں۔"

چنیدہ الفاظ شعری زبان کو معتبر بناتے ہیں، آہنگ شاعری میں پائی جانے والی موسیقیت کا ضامن ہوتا ہے، تخیل شاعری میں تحسین و تسکین کے رنگ بھرتی ہے اور جذبات و احساسات اسے دل میں گھر کرنے کے قابل بنا دیتے ہیں۔

موضوع کے اعتبار سے شعری درجہ بندی:

شاعری کی ماہیت اور تعریف سے خواہ کتنا ہی اختلاف کر لیا جائے، اس امر سے انکار ممکن نہیں کہ کم و بیش ہر شخص کسی نہ کسی صورت میں شاعری سے دلچسپی یا شدید لگاؤ رکھتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ شاعری زندگی کے ہر شعبے کو خود میں سمیٹ لینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ذیل میں موضوع کے اعتبار سے شاعری کی مختلف اصناف کا تعارف کروایا گیا ہے جو بذاتِ خود ذکورہ حقیقت کی گواہی دیتا ہے۔

۱۔ رزمیہ شاعری:

"رزمیہ شاعری سے مراد وہ شاعری ہے جس میں جنگ و جدل کے قصے، فتح و شکست کی داستانیں اور عظیم فاتحین کی بہادری کی کہانیاں سنائی جاتی ہیں۔"

اردو میں حفیظ جالندھری کا شاہنامۂ اسلام اس کی سب سے معروف مثال ہو سکتا ہے۔

۲۔ بزمیہ شاعری:

"انسان کے انفرادی اور اجتماعی تجربات کو بیان کرنے والی شاعری، بزمیہ شاعری کہلاتی ہے۔"

اس تعریف سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا، جنگ و جدل کے علاوہ تمام تر موضوعات کے بیان کے لیے بزمیہ شاعری کا سہارا لیا جاتا ہے۔ اس طرح بزمیہ شاعری کا کینوس بہت وسیع ہو جاتا ہے۔ اسی لیے اسے مزید چند حدود میں تقسیم کر کے دیکھا جا سکتا ہے۔

۳۔ جذباتی شاعری:

جذباتی شاعری میں حسن و عشق، ہجر و وصال، اور محبت یا نفرت کی بات کی جاتی ہے۔ اردو کا شعری سرمایہ ایسی شاعری سے بھرپور ہے۔ ولی دکنی سے آج تک اردو شاعری کا کینوس خواہ کتنا ہی وسیع ہو چکا ہو، اس امر سے انکار ممکن نہیں کہ اردو شاعری کا محبوب موضوع ہمیشہ عشق و محبت ہی رہے ہیں۔

۴۔ بہاریہ شاعری:

''بہاریہ شاعری سے مراد خوشی و مسرت کے موضوعات کا بیان کرنے والی شاعری ہے۔''

واضح رہے کہ یہاں خوشی سے مراد محبوب کا وصال یا معشوق سے ملاپ نہیں بلکہ انسان نظیر اکبر آبادی کی طرح فطرت سے بھی خوش ہو سکتا ہے اور اپنے گرد و پیش پھیلی ہوئی خوشیوں سے بھی حظ اٹھا سکتا ہے۔ چنانچہ بہاریہ شاعری کو محض جذباتی شاعری میں ضم کر کے نہیں دیکھا جانا چاہیے۔

۵۔ قومی و ملی شاعری:

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ ملک و قوم سے محبت کا جذبہ جگانے اور اہلِ وطن کو وطن کے لیے ہر طرح کی قربانی کے لیے تیار کرنے والی شاعری کو قومی و ملی شاعری کہتے ہیں۔ اردو میں پہلے مولانا حالی اور پھر علامہ اقبال قومی و ملی شاعری کی زندہ مثالیں ہیں۔

۶۔ اخلاقی شاعری:

''معاشرتی برائیوں اور کمزوریوں کا سدِ باب کرنے والی شاعری کو ہم اخلاقی شاعری کہتے ہیں۔''

اس شاعری میں اچھائی کی طرف آنے اور برائی سے بچنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ اردو میں کی جانے والی صوفیانہ روایت کی شاعری اس امر کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

ہیئت کے اعتبار سے شاعری کی درجہ بندی:

ہیئت یا ساخت کے اعتبار سے شاعری کو مختلف اصناف میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ان میں چند بنیادی اصناف درج ذیل ہیں:

۱۔ غزل اور قصیدہ:

غزل اور قصیدہ کا پہلا شعر ہمیشہ ردیف قافیے کی پابندی کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس کے بعد ہر شعر کے دوسرے مصرعے میں ردیف قافیے کی پابندی کی جاتی ہے۔ ہیئتی اعتبار سے غزل اور قصیدہ میں کوئی فرق نہیں البتہ موضوعی اعتبار سے دونوں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

غزل میں ہر شعر کا الگ موضوع ہوتا ہے جبکہ قصیدہ میں چونکہ کسی شخص کی تعریف کی جا رہی ہوتی ہے، اس لیے وہ موضوع سے زیادہ انحراف نہیں کرتا۔

۲۔ مثلث:

ہر وہ نظم جو تین مصرعوں کے بند پر مشتمل ہو، مثلث کہلاتی ہے۔ موجودہ دور میں مثلث کو اپنانے کا رواج کم و بیش ختم ہو گیا ہے۔

۳۔ رباعی:

چار مصرعوں میں کسی بات کو یوں بیان کرنا کہ پہلا، دوسرا اور چوتھا مصرعہ ردیف قافیے کی پابندی سے ہو، رباعی کہلاتا ہے۔

یہ صنف اردو میں خاصی معروف رہی ہے البتہ اب قدرے رو بہ زوال ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اب ردیف قافیے کی پابندیوں کو ختم کرنے کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ یہ اعزاز غزل ہی کو حاصل ہے کہ ردیف قافیے کے خلاف اس قدر بغاوت کے باوجود غزل اپنا وقار قائم و دائم رکھنے میں کامیاب رہی ہے۔

۴۔ مخمس:

مخمس کا لفظ خمس سے ہے جس کے معنی پانچ کے ہیں۔ ہر وہ نظم جس کا ہر بند پانچ مصرعوں پر مشتمل ہو، مخمس کہلاتی ہے۔

نظیر اکبرآبادی نے بالخصوص اس صنف میں معیاری طبع آزمائی کی۔

۵۔ مسدس:

مسدس کا لفظ سادس سے ہے جس کے معنی چھ کے ہیں۔ ہر وہ نظم جس کا ہر بند چھ مصرعوں پر مشتمل ہو، مسدس کہلاتی ہے۔

حالی کی مدوجذر اسلام اور میر انیس کے مرثیے اسی صنف میں ہیں۔

۶۔ آزاد نظم:

آزاد نظم جدید دور کی پیداوار ہے۔ اس میں ردیف قافیہ یا مصرعوں کی کوئی پابندی نہیں کی جاتی۔ شاعر اپنی سہولت کے مطابق مصرعوں کی طوالت کا تعین کرسکتا ہے۔ بہرحال معیاری شاعر اس سلسلہ میں موسیقیت اور آہنگ کو فراموش نہیں کرتے۔

شکریہ